خبر ونظر

جون 2008ء

شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

- "ڈیٹرائیٹ میں اسلام کے فروغ" کے بارے میں نمائش
- امریکی قصہ گو نے پاکستانی شائقین کو مسحور کردیا
- یوم ارض کے موقع پر عکسی نمائش

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن 8 مئی 2008 کو کراچی میں کراچی اسٹاک ایکسچینج کے ارکان سے خطاب کررہی ہیں۔ تصویر میں امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی بھی نمایاں ہیں۔

کراچی قونصل خانہ کی سرگرمیاں

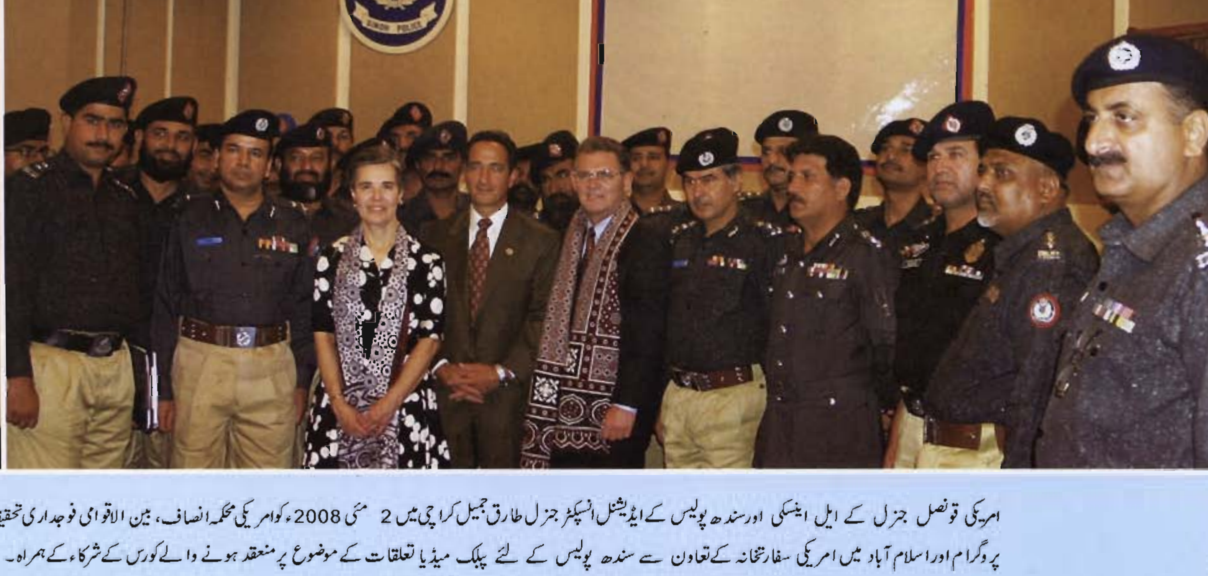

امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی اور سندھ پولیس کے ایڈیشنل انسپکٹر جنرل طارق جمیل کراچی میں 2 مئی 2008ء کو امریکی محکمہ انصاف، بین الاقوامی فوجداری تحقیقات کی تربیتی معاونت کے پروگرام اور اسلام آباد میں امریکی سفارتخانہ کے تعاون سے سندھ پولیس کے لئے پبلک میڈیا تعلقات کے موضوع پر منعقد ہونے والے کورس کے شرکاء کے ہمراہ۔

فہرستِ مضامین

قارئین خبرونظر کے خطوط 04

امریکی داستان گوروزریڈ ایلک کا دورۂ پاکستان 05

لوک داستانیں اور لوک گیت 07

عالمی یوم ارض کے موقع پر تصویری مقابلہ 08

فل برائیٹ پروگرام ایک نمایاں سرمایہ کاری ہے: سفیر پیٹرسن 09

ماحولیات ایک عالمی مسئلہ ہے: ڈاکٹر عادل نجم 10

لاہور میں ایپل کمپیوٹرز کے اسٹور کا افتتاح 12

پاکستان میں تعلیم کی بہتری کیلئے 90 ملین ڈالر کے منصوبہ کا آغاز 13

ڈیٹرائیٹ میں اسلام کا فروغ کے موضوع پر اسلام آباد میں نمائش 14

حقیقی امریکہ دیکھنا 16

صحافی بہترین پیشہ ورانہ معیار اور ایمانداری سے کام کریں: امریکی سفارتکار 18

تاجر برادری بہتر مفاہمت کے فروغ میں مدد دے: سفیر پیٹرسن 19

کراچی میں امریکی قونصل خانہ کی نئی عمارت کی تعمیر کا افتتاح 20

خبرونظر

جون 2008ء شمارہ نمبر 6

ایڈیٹران چیف

الیزبتھ او کولٹن

مینیجنگ ایڈیٹر

میگن ایلس

شائع کردہ

شعبہ تعلقات عامہ
سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ
رمنا-5، ڈپلومیٹک انکلیو، اسلام آباد

فون: 051-2080000 فیکس: 051-2278607
ای میل: Infoisb@state.gov
ویب سائٹ: http://islamabad.usembassy.gov

ڈیزائن

تجمل حسین چوراہی

طباعت

کلاسیکل پرنٹرز اسلام آباد

اردو سرورق

امریکی داستان گو ریڈ فیدر رو مین اور بلوچی لوک فنکار اختر چنل کا لوک ورثہ میوزیم اسلام آباد میں اپنے فن کے مشترکہ مظاہرہ کے بعد ''خبرونظر'' کے لئے خصوصی فوٹو

قارئین خبرونظر کے
خطوط

تصاویر زیادہ مواد کم

''خبرونظر'' باقاعدگی سے مل رہا ہے جس کے لئے بیحد شکر گزار ہوں۔ رسالے کی مزید بہتری کے لئے چند تجاویز پیش خدمت ہیں: ہر مضمون میں تصاویر کی تعداد زیادہ اور مواد کم ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ ایسا دونوں حصوں یعنی اردو اور انگریزی میں ہوتا ہے۔ اگر ممکن ہو تو جو تصاویر اردو کے حصے میں شامل ہوں اُن کو انگریزی حصے میں شامل نہ کریں اور جو انگریزی حصے میں شامل ہوں وہ اردو کے حصے میں نہ ہوں۔ اس طرح مزید مضامین اور مواد کے لئے جگہ نکل آئے گی۔ اس کے علاوہ کم از کم دو صفحات 'سوال و جواب' کیلئے شروع کریں تا کہ امیگریشن، تعلیم، ملازمت، کاروبار وغیرہ کے حوالے سے لوگ سوال کر سکیں۔ اپریل کے شمارے میں کئی مضامین ایسے تھے جن میں ان پروگراموں کے حوالے سے کروڑوں ڈالرز دینے کا وعدہ موجود تھا۔ کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ ایسے پروگراموں اور منصوبوں کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں جن کے لئے رقم فراہم کی گئی اور اُن کی تکمیل کے بعد پاکستانی عوام یا معاشرے میں تبدیلیاں نظر آئیں۔ اس مرتبہ بھی انٹرنیشنل وزیٹرز لیڈرشپ پروگرام کے تحت امریکہ جانے والی ثمینہ امتیاز صاحبہ کے خیالات جاننے کا موقع ملا۔ ان کا کہنا ہے کہ ''جو لوگ اس طرح کے پروگراموں میں حصہ لیتے ہیں وہ ایسے نظریات اور خیالات کے ساتھ واپس آتے ہیں، جو اُن کے معاشروں میں تبدیلی لانے کا سبب بن سکتے ہیں۔'' اب تک بہت سے اصحاب اس پروگرام کے تحت امریکہ جا چکے ہیں ہمیں یہ کیسے معلوم ہو کہ وہ وہاں سے لائے ہوئے نظریات اور خیالات سے پاکستانی معاشرے میں کیا تبدیلی لائے؟

گلزار عثمانی، لاہور

نیا اور لاجواب

آپ کا دلچسپ اور خوبصورت رسالہ مسلسل وقت مقررہ پر مل جاتا ہے جسکا میں بیحد مشکور ہوں۔ مئی 2008ء کا سرورق نیا اور لاجواب ہے۔ پاکستانی بچوں کے لیئے تعلیمی کھلونے دیکھ کر وہ کس قدر خوش ہوئے ہیں اس کا اندازہ اُن کے چہروں پر پھیلی مسکراہٹ اور خوشی سے ہوتا ہے۔ امریکہ اور اس کی عوام جس طرح غریب اور بے بس بچوں کی تعلیم میں اعانت کر رہے ہیں اس پر ہم زبردست خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ امریکہ ہر شعبۂ زندگی میں قدم قدم پر ہمارے عوام کی مدد کر رہا ہے، آپ کے رسالے کا ایک ایک ورق اس بات کا ثبوت ہے۔

نواب حضورالحسن صدیقی، کراچی

گزشتہ دو شمارے

''خبرونظر'' کے گزشتہ دو شمارے نظر سے گزرے۔ پاک امریکہ دوستی پر مبنی پروگراموں کے حوالے سے معلوماتی مضامین کو جس خوبصورت پیرائے میں مرتب کیا گیا ہے اس کی مثال کسی دوسرے رسالے میں ملنا مشکل ہے۔ میری رائے میں یہ رسالہ انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ امریکی اور پاکستانی عوام کے درمیان حائل فاصلوں کو برق رفتاری سے ختم کرنے کا موجب بن رہا ہے۔

رانا عارف محمود، شیخوپورہ

اچھی کاوش

اپریل کے شمارے میں دہشت گردی کے خلاف اسلامی تعلیمات پر مباحثہ ایک اچھی کاوش ہے۔ اس وقت دنیا میں جو دہشت گردی اور انتہا پسندی کی لہر چل رہی ہے، اس پر تمام مذاہب کے اسکالرز کو سر جوڑ کر بیٹھنا چاہیئے اور کوئی متفقہ لائحہ عمل طے کرنا چاہیئے۔ برائے مہربانی امریکی شاعری، کسی نامور امریکی اسکالر کی سوانح حیات اور امریکی تعلیمی نظام کے بارے میں مضامین شائع کرنے کا سلسلہ شروع کیا جائے۔

آصف انصاری، جامشورو

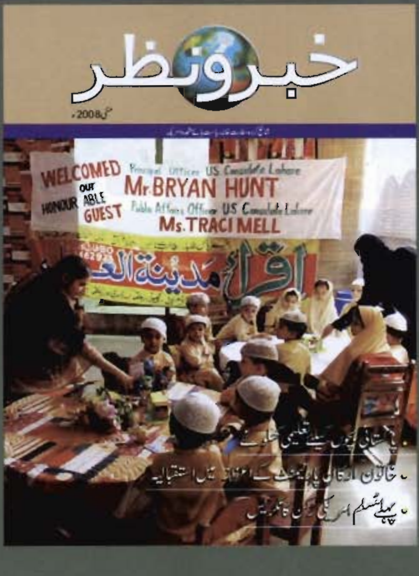

مقامی امریکی داستان گو ریڈ فیدر نے پاکستانی شائقین کو اپنے فن سے مسحور کردیا

20 سے 30 اپریل تک پاکستان کے اپنے پہلے دورے کے دوران قدیم امریکی داستان گو اور نغمہ نگار روز ریڈ ایلک نے، جو عام طور پر ریڈ فیدر وومین کے نام سے جانی جاتی ہیں، کراچی، لاہور، پشاور، راولپنڈی اور اسلام آباد میں اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ روز ریڈ ایلک نے، جن کے دورے کا اہتمام امریکی سفارتخانہ نے کیا تھا، اپنے ساتھ مقامی داستان گوؤں کو بھی شامل کیا، تا کہ وہ بھی داستانیں سنا سکیں۔

روز ریڈ ایلک نے، پاکستان میں جہاں بھی فن کا مظاہرہ کیا، لوگ ان کی گلوکاری، رقص، داستان گوئی اور پاکستانی لوگوں سے ثقافتی روابط بڑھانے کی ان کی خواہش سے بہت متاثر ہوئے اور انھیں خوب داد دی۔

وہ گٹار بجاتے ہوئے اپنے فن کا مظاہرہ کرتی ہیں اور قدیم امریکیوں کی تاریخ سے تعلق رکھنے والی داستانیں، اُن کی ثقافت میں ارواح کے کردار، علاج کے لئے جڑی بوٹیوں کے استعمال کے فن، جو اب متروک ہو چکا ہے اور مشکل حالات حتیٰ کہ جنگ کے زمانے میں دیانتداری اور عالی ظرفی جیسی اعلیٰ اقدار کے بارے میں داستانیں بیان کرتی ہیں۔ وہ 20 سال سے گلوکاری اور داستان گوئی کر رہی ہیں، جس کا مقصد صرف یہ نہیں کہ دوسروں کو اپنی ثقافت سے روشناس کرا کر اپنی ثقافت کو زندہ رکھا جائے بلکہ ایک مقصد یہ بھی ہے کہ سامعین کو مادرِ وطن کی اہمیت کا درس دیا جائے۔

امریکی داستان گو روز ریڈ ایلک اسلام آباد کے لوک ورثہ میوزیم میں اپنے فن کے مظاہرہ کے دوران فٹبال کے کھلاڑیوں کے ساتھ محو رقص ہیں۔

انھوں نے پاکستان میں اپنے 10 روزہ قیام کو اپنے لئے بہت قیمتی تجربہ قرار دیا' کیونکہ یہاں قدیم امریکیوں کی تہذیب وثقافت کے بارے میں لوگوں کی معلومات بہت کم ہیں' جو صرف ہالی وڈ کی فلموں سے حاصل شدہ ہیں۔

روز نے' جو دور دراز کا سفر کر کے امریکہ سے یہاں پہنچی تھیں' اور جن کا مشن یہ ہے کہ ثقافتی ورثے کے تبادلے کے ذریعے افہام وتفہیم کے پُل تعمیر کئے جائیں' کہا کہ "میں یہاں کے لوگوں کی محبت' شفقت اور فراخدلی سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ مجھے پاکستان سے محبت ہوگئی ہے۔"

کراچی: ریڈ فیدر وومن نے 21 اپریل کو پاکستان امریکن کلچرل سنٹر' کراچی میں سامعین کی ایک مختصر تعداد کے سامنے اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ انھوں نے روایتی داستانیں اور لوک گیت پیش کئے' جن میں امن اور بھائی چارے کا پیغام دیا گیا تھا۔ انھوں نے وہ داستانیں سنائیں' جو برسوں پہلے اُن کے باپ دادا نے انھیں سنائی تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انھوں نے وہ گیت بھی پیش کئے' جو انھوں نے خود تیار کئے ہیں اور جو اُن کی داستان گوئی میں منفرد حیثیت رکھتے ہیں۔ کراچی میں قیام کے دوران انھوں نے کراچی آرٹس کونسل میں مقامی فنکاروں اور طلبا سے بھی ملاقات کی۔

لاہور: لاہور میں روز ریڈ ایلک نے دو دن میں پانچ مرتبہ فن کا مظاہرہ کیا۔ یہاں بھی انھوں نے اپنے فن داستان گوئی اور لوک گیتوں سے لوگوں کو مسحور کیا۔ سامعین کی اکثریت ایسے لوگوں کی تھی' جنھوں نے زندگی میں پہلی مرتبہ کسی قدیم امریکی کو دیکھا تھا۔ اپنے قیام کے دوران انھوں نے رفیع پیر تھیٹر ورکشاپ میں اپنے فن کا مظاہرہ کیا' جہاں 200 چیدہ چیدہ اور فن کی باریکیوں کو سمجھنے والے سامعین موجود تھے۔ انھوں نے ایک استقبالیہ میں لاہور کے آرٹ اور تھیٹر کے سرپرستوں سے بھی ملاقات کی۔ تاہم زیادہ تر اپنے فن کا مظاہرہ تمام عمر کے طلبا کے لئے کیا۔ روز ریڈ ایلک نے لاہور لرننگ الائنس اور مدرسہ جامعہ فاطمیہ میں طلبا کے لئے ایک ایک گھنٹے اپنے فن داستان گوئی کا مظاہرہ کیا۔ اس کے علاوہ ہربنس پورہ میں ایم سی ایلا سکول میں ایکسیس انگلش مائیکرا سکالرشپ پروگرام کے طلبا کے لئے بھی اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ ایوارڈ یافتہ قدیم امریکی داستان گو نے لاہور میں اپنے دورے کا اختتام مقامی تھیئٹر گروپ انٹرا ایکٹو ریسورس سنٹر کے اسٹوڈیو میں پروگرام پیش کر کے کیا۔

امریکی داستان گو روز ریڈ ایلک امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ اور مدرسہ جامعہ فاطمہ مغل پورہ، لاہور کے علمائے کرام کے ساتھ۔

پشاور: روز ریڈ ایلک نے پشاور میں پیش کئے جانے والے اپنے پروگراموں میں پشتون اور امریکی قبائلی معاشرے کے درمیان مماثلت کو اجاگر کیا۔ اُنھوں نے لنکن کارنر میں پشاور یونیورسٹی کے فنون لطیفہ' انگریزی اور صحافت کے طلبا کے ساتھ داستان گو اور گلوکار کے طور پر اپنے تجربات کا تبادلہ کیا۔ طلبا نے بڑے شوق سے اُن سے داستانیں سنیں اور قدیم امریکیوں کی ثقافت' معاشرت اور اقدار کے بارے میں سوالات پوچھے۔ انھوں نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ پشتون اور امریکی قبائلی ثقافت میں کئی باتیں مشترک ہیں۔ انھوں نے پرنسپل آفیسر لین ٹریسی کی رہائش گاہ پر شام کو اپنے فن کا مظاہرہ کیا' جس میں 50 کے قریب اساتذہ' دانشوروں' صحافیوں' سیاسی لیڈروں اور غیر سرکاری تنظیموں کے کارکنوں نے شرکت کی۔ مہمانوں کے ایک گروپ نے ڈھول کی تھاپ پر اُن کے ساتھ رقص بھی کیا۔ ایک مہمان کا کہنا تھا کہ روز ریڈ واقعی ایک عظیم داستان گو ہیں۔

اسلام آباد: فخر بلوچستان اختر چنل اور ریڈ فیدر وومن نے لوک ورثہ، اسلام آباد میں اپنے اپنے علاقوں کی لوک داستانیں پیش کیں۔ ان دونوں کی پرفارمنس نے لوک گیتوں اور رقص کے ذریعے سامعین کو مسحور کر دیا۔ ایلک نے راولپنڈی میں فاطمہ جناح یونیورسٹی اور نیشنل کالج آف آرٹس میں بھی اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔

امریکی داستان گو روز ریڈ ایلک پشاور یونیورسٹی کے لنکن کارنر میں طلبہ وطالبات سے باتیں کر رہی ہیں۔

لوک داستانیں اور لوک گیت

ریڈ فیدر وومن کی "خبر ونظر" سے گفتگو

میرا روایتی نام ایکا لیوٹاوِن ہے، جس کا مطلب ہے سرخ پروں والی خاتون۔ میرا انگریزی نام ہے روز ریڈ ایلک، جبکہ شادی کے بعد میرا نام ہے روز ہیووڈ۔ گویا میرے کئی نام ہیں۔ میرا تعلق مونٹانا میں قدیم امریکیوں کے لئے مخصوص علاقے سے ہے۔ میں آسِنی بوئن لاکوٹا قبیلے سے تعلق رکھتی ہوں۔ میرے پاس بزنس، الیکٹرانکس، ٹیکنالوجی اور سوشیالوجی کی ڈگریاں ہیں۔ اس کے علاوہ میں نے امریکہ کی ایک بہترین یونیورسٹی ٹیکساس اے اینڈ ایم یونیورسٹی سے انتھروپالوجی میں بھی ڈگری حاصل کر رکھی ہے۔

اگرچہ میں نے 1997 میں باقاعدہ داستان گوئی کا پیشہ اختیار کیا، لیکن دراصل میں نے اپنی بڑی بیٹی کے اسکول کے زمانے میں اس وقت قدیم امریکیوں کی ثقافت کے بارے میں داستانیں اور تقریریں شروع کردی تھیں، جب میری بیٹی ننھی سے ہوتی تھی۔ اس طرح میں نے اپنے فنی سفر کا آغاز کیا۔ بعد میں مَیں نے گیتوں میں داستانوں کو بھی شامل کرنا شروع کردیا۔ میرا تعلق موسیقاروں اور فنکاروں کے قدیم گھرانے سے ہے۔ میرے والد اور والدہ دونوں گلوکار تھے۔ میرے دادا جاز موسیقار تھے۔ لیکن میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں اسے باقاعدہ پیشے کے طور پر اختیار کروں گی، کیونکہ میں اپنے بچوں کی پرورش کررہی تھی۔ اس وقت میرا یہی خیال تھا کہ کالج کی تعلیم مکمل کروں اور اپنے بچوں کی نگہداشت کروں۔

امریکی داستان گو ریڈ روز ایلک اور قائم مقام امریکی قونصل جنرل کیتھرین روڈریگوئز کراچی میں ایک تقریب میں محو رقص ہیں۔

بہرحال 2005ء میں مَیں نے ملازمت ختم کردی اور داستان گوئی کو مکمل وقت دینا شروع کردیا۔ میں نے اپنے ساتھ کام کرنے والے فنکاروں کی ایک ٹیم بھی تیار کی ہے۔ اس میں کچھ سال لگے ہیں۔ مجھے کئی اعزازات بھی مل چکے ہیں۔ میں اس سال مختصر کہانیوں کی اپنی پہلی کتاب شائع کروں گی۔

میں اپنے فن کے ذریعے یہ کوشش کرتی ہوں کہ لوگوں کو تفریح کے ساتھ ساتھ تعلیم و تربیت بھی حاصل ہو۔ میرے سامعین میں ہر عمر کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ میرا طریقہ کار ایسا نہیں، جس طرح عام اسکولوں میں ہوتا ہے۔ میں بچوں کے سامنے بڑے شوق سے اپنے فن کا مظاہرہ کرتی ہوں، کیونکہ بچے اتنے پیارے ہوتے ہیں اور وہ حقیقی قدیم امریکیوں کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ میں کئی ایسی داستانیں سناتی ہوں، جو مجھے باپ دادا سے ورثہ میں ملی ہیں۔ اس کے علاوہ ایسی قدیم داستانیں بھی سناتی ہوں، جو میں نے دوسرے بزرگوں سے سنی ہیں۔

میں جہاں بھی یہ داستانیں سناتی ہوں، لوگ انھیں بہت شوق سے آپ کو حیرت ہوگی کہ امریکہ میں بھی بہت سے ایسے لوگ موجود ہیں، جنھیں قدیم امریکی باشندوں کے بارے میں کچھ علم نہیں۔ میں اپنے فن کے ذریعے غیر امریکیوں کو قدیم امریکیوں کے بارے میں بتاتی ہوں، جبکہ قدیم امریکی باشندوں کو اپنے ثقافتی ورثہ کے بارے میں فخر کا احساس دلاتی ہوں۔ میری داستانوں کا مرکزی موضوع یہ ہوتا ہے کہ ہم سب ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ ہمارے ہاں ایک ضرب المثل ہے، جس کا مطلب ہے کہ ہم سب رشتہ دار ہیں۔ میری داستانوں کا موضوع یہ ہوتا ہے کہ ہمسب زمین کے محافظ ہیں۔ ہم سب کو منفرد صلاحیتیں حاصل ہیں۔ میں بعض مزاحیہ داستانیں بھی سناتی ہوں۔ اس کے علاوہ جانوروں کے بارے میں بھی کہانیاں سناتی ہوں۔ لیکن ان میں سے کئی کہانیاں میں نہیں سنا سکتی، کیونکہ داستان کا انتخاب کرتے وقت میں یہ دیکھتی ہوں کہ کون سی داستان سب کے لئے پسندیدہ اور عالمگیر نوعیت کی ہوگی۔

دنیا میں داستان گوئی کا فن زوال پذیر ہے۔ یہ فن ایسا ہے کہ اسے زندہ رہنا چاہئے اور اس کے سمجھنے والے موجود رہنے چاہئیں۔ میرا تعلق زبانی حکایات بیان کرنے والی ثقافت سے ہے۔ میرے قبیلے کے لوگوں کی تحریری شکل میں کوئی زبان نہیں تھی۔ معلومات زبانی طور پر منتقل کی جاتی تھیں۔ اب حالات بدل چکے ہیں۔ جب تک داستان گو موجود ہیں، یہ روایت زندہ رہے گی۔ داستان گو تفریح بھی مہیا کرتا ہے، اور تعلیم و تربیت کا بھی ذریعہ بنتا ہے۔ داستان گوئی واقعی ایک فن ہے۔ جس طرح ایک موسیقار اپنے فن کا مظاہرہ کرتا ہے، اسی طرح داستان گو کو بھی جب بھی موقع ملے، اپنے فن کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ درحقیقت ہم سب داستان گو ہیں، کیونکہ ہم سب کچھ نہ کچھ بیان کرتے رہتے ہیں۔

گزشتہ شام مجھ سے پوچھا گیا کہ کیا قدیم امریکی باشندے ناپید ہوچکے ہیں؟ میں نے کہا نہیں، دیکھئے مَیں قدیم امریکی یہاں موجود ہوں۔ میں ایک زندہ مثال ہوں کہ قدیم امریکی زندہ ہیں۔ ابھی تک ہماری ثقافت زندہ ہے۔ لیکن دنیا یہ سمجھتی ہے کہ شائد ہم صفحہ ہستی سے غائب ہوتے جارہے ہیں اور یہ کہ ہم ابھی تک مظاہر فطرت کی پرستش کرتے ہیں۔ بہت سے قدیم امریکی باشندے اب ایسا نہیں کرتے۔ وہ بہت ماڈرن ہوچکے ہیں اور نئے زمانے میں ڈھل چکے ہیں۔ لیکن قدیم امریکیوں کی اقدار اب بھی زندہ ہیں۔

امریکی سفارتخانہ کی قونصلر برائے امور عامہ کے ویب میفیلڈ عالمی یوم ارض کے موقع پر ہونے والے تصویر کشی کے مقابلہ میں
کامیاب ہونے والے ایک طالبعلم کو تعریفی سند دے رہی ہیں۔

عالمی یوم ارض کے موقع پر امریکی سفارتخانہ کے زیراہتمام تصویری مقابلہ

امریکی سفارتخانہ کی قونصلر برائے امور عامہ کے ویب میفیلڈ نے اس موقع پر شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ میں جن بچوں نے اسکول میں ماحول کی حفاظت کے متعلق تعلیم حاصل کی وہ بڑے ہوکر اشیاء کو دوبارہ قابل استعمال بنانے، شجرکاری، آبی وسائل کی حفاظت اور قدرتی وسائل کے تحفظ کے علمبردار بن گئے۔ انہوں نے کہا کہ اب بھی طالب علم اپنے خاندانوں کو یہ بتا کر رہنمائی کر سکتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک قدرتی وسائل کے تحفظ کے لئے کیا کچھ کر سکتا ہے۔

یوم ارض منانے کا آغاز 22 اپریل 1970ء کو امریکہ میں کیا گیا۔ اس کا تصور وسکانسن سے تعلق رکھنے والے امریکی سینیٹر گیلارڈ نیلسن نے پیش کیا جو ماحول کے تحفظ کے لئے فکرمند رہتے تھے۔ اس بات کو 38 برس بیت گئے اور یوم ارض ایک عالمی پیمانے پر منائی جانے والی تقریب بن چکی ہے اور اب دنیا بھر کے 140 ملکوں میں یہ دن منایا جاتا ہے۔ اس دن کے منانے کا مقصد زمین کے ماحول کے بارے میں شعور و آگہی پیدا کرنا ہے۔

اسلام آباد، راولپنڈی، لاہور، کراچی، کبیر والہ اور ٹھاٹا کے لگ بھگ 60 اسکولوں نے ماحولیات کے تحفظ کے عنوان سے ہونے والے اس تصویری مقابلہ میں شرکت کی۔

امریکی سفارتخانہ کی قونصلر برائے امور عامہ کے ویب میفیلڈ مقابلہ میں کامیابی حاصل کرنے والے طالبعلم فوٹوگرافرز میں انعامات تقسیم کیے۔

امریکی سفارتخانہ نے پاکستان انسٹی ٹیوٹ فار انوائرمینٹل ڈیویلپمنٹ اینڈ ریسرچ (پائیدار) کے اشتراک سے 22 اپریل 2008ء کو اسلام آباد میں طلبا و طالبات کے مابین کل پاکستان عکسی مقابلہ میں منتخب کردہ تصاویر کی نمائش کا اہتمام کیا۔ یہ نمائش یوم ارض کے موقع پر زمین، میرا گھر کے زیرعنوان منعقد کی گئی۔

سرسید میموریل ہال میں طالب علم اور دیگر افراد عالمی یوم ارض کے موقع پر ہونے والے
تصویر کشی کے مقابلہ میں کامیاب تصاویر کی نمائش دیکھ رہے ہیں۔

فل برائیٹ پروگرام دونوں ممالک کی ایک نمایاں سرمایہ کاری ہے: امریکی سفیر پیٹرسن

پاکستان میں متعین امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے 26 اپریل 2008ء کو اسلام آباد میں نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئجز میں فل برائیٹ کے سابق طالبعلموں کی سالانہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان میں فل برائیٹ پروگرام کو "دونوں ممالک کی ایک نمایاں سرمایہ کاری" قرار دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں یہ پروگرام دنیا کا بھر میں سب سے بڑا پروگرام ہے۔

انہوں نے کہا کہ حکومت امریکہ اس پروگرام کے لئے سالانہ 19.5 ملین ڈالر فراہم کرتی ہے جبکہ اس پروگرام کے لئے فنڈ فراہم کرنے والا دوسرا بڑا ذریعہ پاکستان کا ہائیر ایجوکیشن کمیشن ہے جو سالانہ 10.5 ملین ڈالر فراہم کرتا ہے۔

امریکی سفیر نے، جو یو ایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن پاکستان کی اعزازی شریک چیئر پرسن بھی ہیں، کہا کہ لگ بھگ 175 ذہین پاکستانی طالب علم ہر سال ماسٹر ڈگری یا ڈاکٹریٹ کے لئے مکمل وظائف کے ساتھ امریکہ جاتے ہیں۔ درجنوں دیگر طالب علم فل برائیٹ سے ملحق دوسرے پروگراموں میں شرکت کے لئے ،جن میں کمیونٹی کالج ٹریننگ سے لے کر امریکی جامعات میں اردو اور پشتو پڑھانے کے پروگرام شامل ہیں، وظائف حاصل کرتے ہیں۔

سفیر پیٹرسن نے کہا کہ پاکستان کے ساتھ ہمارے اشتراک میں امریکہ کے لئے اہم ترین ترجیحات میں سے چند یہ ہیں: اس ملک میں جاری معاشی ترقی کی حوصلہ افزائی کی جائے، اور ایسے پروگراموں میں اعانت کی جائے جن سے ترقی کے ثمرات کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جا سکے۔

اُنہوں نے کہا کہ چیلنج یہ ہے کہ ترقی اور جمہوری عمل میں ایک ساتھ پیش رفت کی جائے تاکہ لوگوں کو نہ صرف اقتصادی مواقع میسر آئیں بلکہ وہ سیاسی طور پر بھی شرکت کرنے کی صلاحیت حاصل کریں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی ترقی کے ثمرات میں تمام شہریوں کی شرکت ناراض اور مخالف عناصر کی خطرناک قوتوں کے خلاف ایک مضبوط حصار ہے۔

امریکی سفیر نے پاکستان بھر سے نوجوانوں تک پہنچنے اور تعلیمی مشاورت فراہم کرنے پر یو ایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن پاکستان کے کردار کو سراہتے ہوئے کہا کہ پاکستان اب ان ممالک کی فہرست میں 23 ویں نمبر پر آ گیا ہے جو اپنے طالب علم امریکی کالجوں اور جامعات بھیج رہے ہیں۔

امریکی سفیر نے کہا کہ امریکی تعلیمی اداروں میں زیادہ پاکستانی طالب علموں کا مطلب ہے کہ اس ملک کے زیادہ لوگوں کا امریکہ کو جاننے اور سمجھنے کے لئے آنا اور اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ زیادہ تعداد میں امریکیوں کو پاکستان اور اس کے عوام کے متعلق جاننے کے مواقع ملنا۔

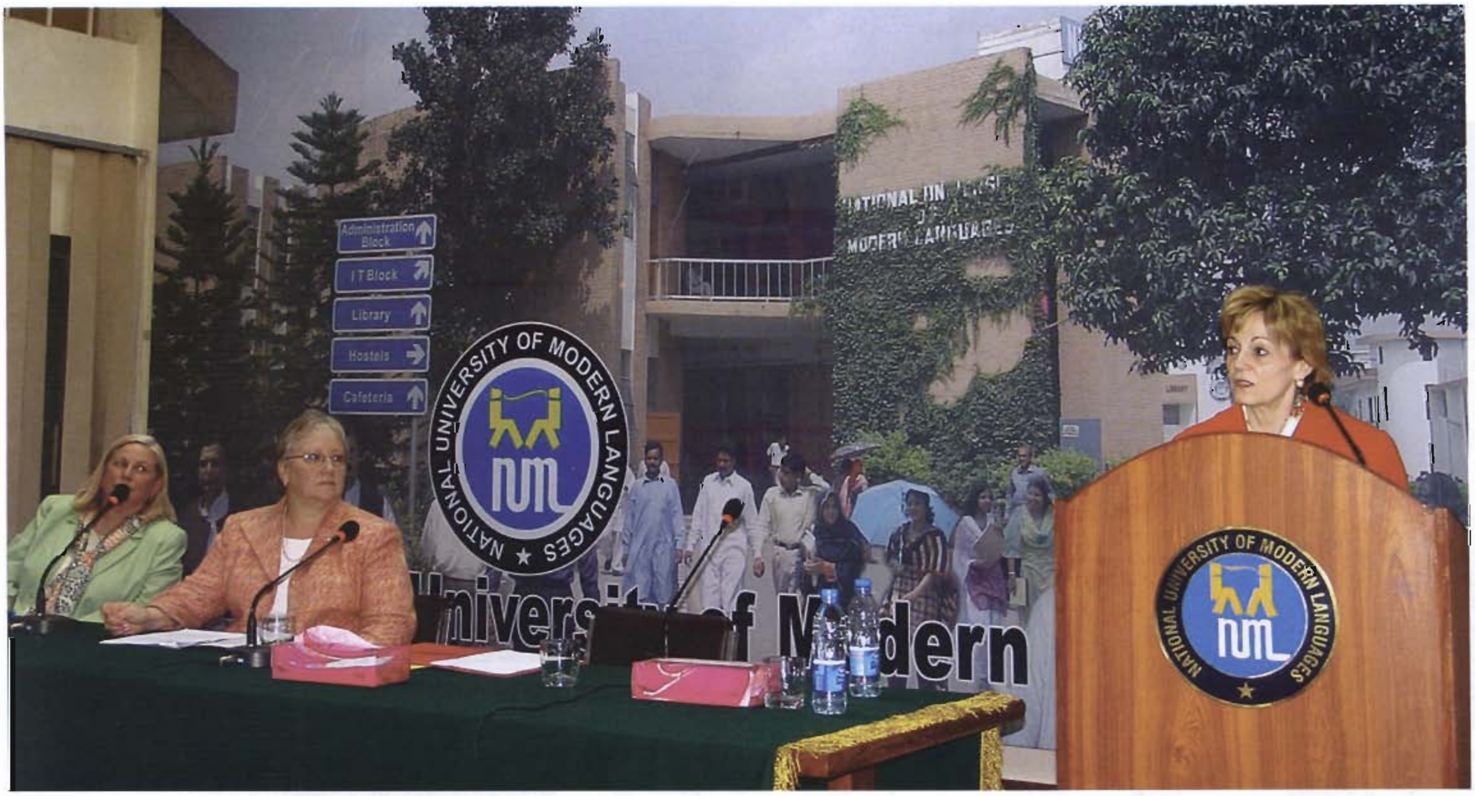

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن اسلام آباد میں نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئجز میں فل برائیٹ اسکالرشپ حاصل کرنے والے سابق طالبعلموں کی پانچویں سالانہ کانفرنس سے خطاب کر رہی ہیں۔

ماحولیات ایک عالمی مسئلہ ہے، کوئی ایک ملک اس کو تنہا حل نہیں کرسکتا: ڈاکٹر عادل نجم

ڈاکٹر عادل نجم ٹفٹس یونیورسٹی میں بین الاقوامی مذاکرات و سفارتکاری کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ہیں۔ ان دنوں وہ ترقی پذیر ممالک کے حوالے سے بین الاقوامی ماحولیاتی پالیسی، ماحولیاتی تحفظ، عالمی موسمیاتی تبدیلیوں پر مذاکرات اور حکمت عملی ایسے موضوعات پر تحقیق میں مصروف ہیں۔ وہ انٹرگورنمنٹل پینل برائے موسمیاتی تبدیلی کے رکن ہیں جسے امریکہ کے سابق نائب صدر الگور کے ساتھ مشترکہ طور پر 2007ء کا نوبل انعام برائے امن دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر عادل ایک درجن سے زیادہ کتابوں کے مصنف ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے پاکستان کا دورہ کیا تو خبرونظر نے ان سے بات چیت کی۔ جس کے چیدہ چیدہ اقتباسات درج ذیل ہیں:

خبرونظر: آپ نے سول انجینئرنگ میں بیچلرز کی ڈگری حاصل کی۔ وہ کیا وجوہات تھیں جن کے پیش نظر آپ نے بعد میں ماحولیات کے مطالعہ کو اپنی تحقیق کے لئے منتخب کیا؟

ڈاکٹر عادل نجم: ایسے متعدد موضوعات ہیں جو کسی ایک شعبہ کے تحت نہیں آتے۔ مطالعہ ماحولیات ایسے شعبوں کی ایک اچھی مثال ہے۔ آپ کو بیک وقت سائنسی معلومات، سیاسی شعور اور حکمت عملی سازی کی خوبیوں سے لیس ہونا چاہیئے تاکہ اس شعبہ میں کام کرسکیں۔ اس شعبہ کے معاشی اور قانونی پہلو بھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے توجہ کا مرکز تبدیل کیا۔

ڈاکٹر عادل نجم اسلام آباد میں 29 مارچ کو نیشنل لائبریری کے لنکن ریڈنگ لاؤنج میں پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف انوائرمنٹل ڈیولپمنٹ اینڈ ریسرچ کے تعاون سے دستاویزی فلم دکھائے جانے کے بعد طالبعلموں سے باتیں کررہے ہیں۔

ڈاکٹر عادل نجم 29 مارچ کو اسلام آباد میں نیشنل لائبریری میں دنیا بھر کو درپیش ماحولیاتی آلودگی کے مسائل پر جائزہ پیش کرنے کے بعد طالبعلموں کو آٹوگراف دے رہے ہیں۔

خبرونظر: آج کل ہر شخص عالمی سطح پر درجہ حرارت کے بڑھنے اور ماحولیات کے بارے میں بات کرتا ہے اور آپ بھی انہی موضوعات پر کام کر رہے ہیں۔ کیا آپ ہمیں بتانا پسند کریں گے کہ آپ کس قسم کا کام کر رہے ہیں؟ اور سابق امریکی نائب صدر الگور کے گروپ میں، جس نے نوبل انعام حاصل کیا آپ کا کیا کردار تھا؟

ڈاکٹر عادل نجم: میں سمجھتا ہوں کہ ماحولیات کا مسئلہ اس وقت منظر عام پر آیا جن دنوں میں انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ شروع شروع میں، میں اس مسئلہ کی نوعیت نہیں سمجھ پایا۔ امریکہ میں، میں تیسری دنیا کے ملکوں پر عالمی سطح پر درجہ حرارت کے بڑھنے کے اثرات کے بارے میں تحقیق کر رہا ہوں۔ میں ایک ایسے ادارہ کے ساتھ منسلک ہوں جو رضاکارانہ طور پر کام کرتا ہے۔ اس ادارہ کا نام انٹر گورنمنٹل پینل برائے موسمیاتی تبدیلی (IPCC) اور اس کا بنیادی مقصد عالمی ماحولیاتی اور موسمیاتی تبدیلیوں کے بارے میں تحقیق کر کے تازہ ترین رپورٹ تیار کرنا ہے۔ 2007ء میں دو اداروں کو مشترکہ طور پر نوبل انعام دیا گیا جن میں سے ایک الگور کا گروپ اور دوسرا آئی پی سی سی تھا۔ میں موخر الذکر کے ساتھ گزشتہ آٹھ برسوں سے کام کر رہا ہوں۔

خبرونظر: یہ تاثر عام ہے کہ ماحولیات کے مسائل اور عالمی سطح پر درجہ حرارت میں اضافہ کے مسئلہ پر کوئی ٹھوس یا عملی کام نہیں ہو رہا ہے۔ جبکہ ترقی یافتہ ممالک ان مسائل کی جڑ سمجھے جاتے ہیں۔ آپ کی اس مسئلہ کے بارے میں کیا رائے ہے؟

ڈاکٹر عادل نجم: جی، یہ بات درست ہے لیکن اس مسئلہ کے دو پہلو ہیں۔ بلاشبہ صنعتی طور پر ترقی یافتہ ممالک ان مسائل کے ذمہ دار ہیں لیکن پاکستان اور دیگر ترقی پذیر ملک کا بھی اس سلسلہ میں ایک اہم کردار ہے۔ ہم مختلف شعبہ ہائے زندگی میں ترقی کر رہے ہیں اور چین اور بھارت بھی بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے ہم بھی اس مسئلہ کا ایک فریق بن چکے ہیں اور دنیا میں بڑھتی ہوئی آبادی بھی ان مسائل کا ایک اہم سبب ہے۔ اس مسئلہ کا دوسرا پہلو آلودگی کے اثرات اور عالمی سطح پر درجہ حرارت میں اضافہ ہے۔ زہریلی گیسیں ماحول کو تباہ کر دیتی ہیں اور حرارت میں اضافہ کا سبب بنتی ہیں جن کے نتیجہ میں گلیشئر پگھل رہے ہیں اور دنیا کے مختلف حصوں میں سیلاب آ رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کو ایک جگہ جمع ہو کر اس مسئلہ کا حل تلاش کرنا ہو گا۔ مختصراً یہ کہ یہ ایک عالمی مسئلہ ہے اور کوئی ایک ملک اس مسئلہ کو تنہا حل نہیں کر سکتا۔

خبرونظر: آپ نے پاکستان کی پہلی انوائرنمنٹ پالیسی وضع کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ آپ کے خیال میں پاکستان میں ماحولیات کے حوالے سے کیا کیا مسائل موجود ہیں؟

ڈاکٹر عادل نجم: پاکستان جیسے ملکوں کا ایک ہی مسئلہ ہے اور وہ ہے ترقی۔ ابھی کچھ عرصہ قبل تک ماہرینِ ماحولیات اور ترقی کے اہلکار اس فکری مغالطہ کا شکار تھے کہ آپ (ایک وقت میں) یا تو ترقی کر سکتے ہیں یا پھر اپنے ماحول کو محفوظ کر سکتے ہیں اور یہ کہ شائد یہ دونوں کام ایک دوسرے سے متصادم ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ دونوں باتیں ایک ہی سکہ کے دو رُخ ہیں۔ ہمیں یہ سوچنا ہو گا کہ ہم کیسے ترقی کریں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ کہ اس ترقی کا نصب العین عام آدمی کی فلاح و بہبود ہو۔

سفیر امریکا این ڈبلیو پیٹرسن لاہور میں ایپل کمپیوٹرز کے ریٹیل اسٹور کا افتتاح کر رہی ہیں۔ ان کے ہمراہ ایپل کمپیوٹرز کے جنوبی ایشیا کے مینیجنگ ڈائریکٹر فلپ چاؤ، ریفلز [illegible] قونصل خانہ کے پرنسپل [illegible]

لاهور میں iRaffles ایپل پریمیئم کمپیوٹر اسٹور کا افتتاح

سفیر پیٹرسن نے کہا کہ پاکستان میں انفارمیشن ٹیکنالوجی، بالخصوص پرسنل کمپیوٹر کے شعبہ نے زبردست ترقی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی طور پر مسابقت پر مبنی لاگت اور سرعت رفتار رابطہ کے امتزاج کے باعث پاکستان انفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبہ میں سرمایہ کاری کے لئے ایک پسندیدہ مرکز بن چکا ہے۔

اِس وقت 80 سے زیادہ امریکی فرمیں پاکستان میں کام کر رہی ہیں، جن میں 41 ہزار سے زیادہ افراد براہ راست اور دس لاکھ افراد بالواسطہ طور پر منسلک ہیں۔ امریکہ پاکستان میں سب سے زیادہ سرمایہ کرنے والا ملک ہے اور اس نے 2007ء کے مالی سال کے دوران 900 ملین ڈالر سے زیادہ کی سرمایہ کاری کی ہے۔

پاکستان میں متعین امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے 2 مئی 2008ء کو لاہور میں ایپل کمپیوٹرز کے آغاز کو پاکستان میں "امریکی سرمایہ کاروں کے اعتماد کا سنگ میل" قرار دیا ہے۔

امریکی سفیر نے کہا کہ ایپل کمپیوٹرز اور ریفلز سسٹمز (Raffles Systems) کے مابین اشتراک دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات کا عکاس ہے اور پاکستان میں ترقی اور خوشحالی کو فروغ دے گا۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ میں امید کرتی ہوں کہ یہ اشتراک اور دیگر امریکی اور پاکستانی کمپنیوں کے درمیان تعلقات فروغ پاتے رہیں گے۔

ایپل کمپیوٹرز 1977ء سے اب تک عالمی منڈی میں پرسنل کمپیوٹرز، پورٹیبل میڈیا پلیئرز، سیل فونز، کمپیوٹر سوفٹ ویئر اور دیگر الیکٹرانک مصنوعات کے حوالے سے صف اول میں رہا ہے۔ ایپل کی مقبول عام مصنوعات نے ٹیکنالوجی کو کارپوریٹ شعبہ سے عام لوگوں میں پہنچا دیا ہے۔

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن ایپل کمپیوٹرز کے پریمیئم ریٹیل اسٹور کے افتتاح کے بعد کمپیوٹر کی اشیاء دیکھ رہے ہیں۔

یوایس ایڈ کی جانب سے پاکستان میں تعلیم کی بہتری کیلئے 90 ملین ڈالر کے منصوبہ کا آغاز

امریکہ کی ڈائریکٹر برائے غیر ملکی امداد اور یوایس ایڈ کی ایڈمنسٹریٹر ہینریٹا ایچ فور اور وفاقی وزیر تعلیم احسن اقبال نے 24 اپریل 2008ء کو اسلام آباد میں پاکستان میں بنیادی تعلیم کو مستحکم کرنے کے لئے 90 ملین ڈالر مالیت کے منصوبہ کا افتتاح کیا۔

ہینریٹا ایچ فور نے کہا کہ پاکستان کے بنیادی تعلیم کے نظام والدین کیلئے بااعتماد اور بااعتبار ہونا چاہیئے کہ ان کے بچے معیاری تعلیم حاصل کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایک ایسا نظام قائم کرنے میں مدد دینا چاہتے ہیں جو اپنے وعدوں کو پورا کر سکے۔

نیا منصوبہ ایڈلنکس (ED-LINKS) اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ اس سے اساتذہ کی تعلیم بہتر ہو، طالبعلموں کے علم میں اضافہ ہو، بہتر تعلیمی ماحول میسر آئے اور سرکاری شعبہ تعلیم کی اعلیٰ معیار کی تعلیم دینے کی صلاحیت مستحکم ہو اور طالبعلموں اور اساتذہ کو موثر خدمات مہیا کی جاسکیں۔ ایڈلنکس کا منصوبہ سندھ، بلوچستان، اسلام آباد اور وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں میں کام کرے گا۔

یوایس ایڈ کی ایڈمنسٹریٹر ہینریٹا ایچ فور نے کہا کہ "یہ پاکستان کی حکومت اور عوام کا کام ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کے نصب العین کا تعین کریں اور اس نصب العین کے حصول کیلئے عزم وارادہ پیدا کرنے اور اس کے حصول کیلئے وسائل بروئے کار لانے کے لئے کام کریں۔" انہوں نے حکومت پاکستان پر زور دیا کہ وہ پاکستان کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایک ٹھوس اور مربوط کوشش کرے جو تعلیم کی ہر سطح پر ہو۔

پاکستان میں قیام کے دوران، ہینریٹا ایچ فور نے وزیراعظم یوسف رضا گیلانی اور وزیرخزانہ

اسلام آباد میں یوایس ایڈ کی اعانت سے چلنے والے اسکول کے طالب علم یوایس ایڈ کے ایڈمنسٹریٹر اور ڈائریکٹر فارن اسسٹنس ہینریٹا ایچ فور اور وفاقی وزیر تعلیم احسن اقبال کو ایک سائنسی تجربہ کا مظاہرہ کرکے دکھا رہے ہیں۔

اسحٰق ڈار سے بھی ملاقاتیں کیں۔ اپنی ملاقات میں اُنہوں نے پاکستان میں امریکہ کی ترقیاتی امداد کا جائزہ لیا اور پاکستان میں ترقی کی راہ میں درپیش چیلنجوں سے نمٹنے کے لئے حکومت امریکہ کے وعدہ کا اعادہ کیا۔ اس وعدہ کے تحت حکومت امریکہ وفاق کے زیرانتظام قبائلی علاقوں میں ترقی کے منصوبوں میں اعانت کے لئے 750 ملین ڈالر کی امداد فراہم کرے گی۔

یوایس ایڈ 2002ء سے اب تک پاکستان کے تعلیمی نظام کی اصلاح اور اس کو مضبوط بنانے کے لئے 250 ملین ڈالر کی امداد فراہم کر چکا ہے۔

اسلام آباد میں یوایس ایڈ کی اعانت سے چلنے والے اسکول کے طالب علم یوایس ایڈ کے ایڈمنسٹریٹر اور ڈائریکٹر فارن اسسٹنس ہینریٹا ایچ فور کو ویلکم کر رہی ہیں۔

"ڈیٹرائیٹ میں اسلام کا فروغ"

اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے بارے میں امریکی صدر کے نمائندے ساڈا اکبر نے 2 مئی کو نیشنل آرٹ گیلری اسلام آباد میں "ڈیٹرائیٹ میں اسلام کا فروغ" کے موضوع پر ایک نمائش کا افتتاح کیا۔ اس کا اہتمام امریکی سفارتخانے اور پاکستان نیشنل کونسل آف آرٹس نے مشترکہ طور پر کیا تھا۔

ساڈا اکبر نے نمائش کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا تعلق متنوع پس منظر سے ہے لیکن ہمارے یکساں عقیدے نے ہمیں ایک ہی رشتے میں پرو دیا ہے اور ہمیں اجازت دی ہے کہ ہم اپنی شناخت برقرار رکھتے ہوئے اپنے فرق کو دور کریں۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اسی عقیدے کے باعث پورے امریکہ میں ہم مسلمان ایک دوسرے سے کیسے جڑے ہوئے ہیں۔"

نمائش کے ذریعے اس تنوع کو ظاہر کیا گیا ہے جس سے امریکہ میں مسلمانوں کی زندگی کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس تنوع کا احاطہ کرنے اور مختلف زاویوں سے اس کا جائزہ لینے کیلئے یونیورسٹی آف مشی گن نے ایک ٹیم تشکیل دی جو تعمیرات، تاریخ، سماجی علوم اور علم بشریات کے ماہرین پر مشتمل تھی۔ وہ بتانا چاہتے تھے کہ 1890ء کی دہائی میں اس شہر میں مسلمان معاشرہ کیسے پروان چڑھا اور اب یہ کیسا نظر آتا ہے۔ نمائش سے پورے امریکہ خاص طور پر ڈیٹرائیٹ میں مسلمانوں کی حقیقی زندگی کی عکاسی کی گئی ہے۔

او آئی سی کے لئے امریکہ کے خصوصی ایلچی ساڈا اکبر اسلام آباد میں نیشنل آرٹ گیلری میں عکسی نمائش کا افتتاح کر رہے ہیں۔

امریکی نمائندے نے کہا کہ مجھے اسلامی کانفرنس تنظیم کیلئے امریکہ کے خصوصی نمائندے کی حیثیت سے پاکستان کے اس پہلے دورے پر بے حد خوشی ہے۔ "میں اپنے اس تقرر کو دونوں ملکوں کے درمیان مفاہمت بڑھانے کا ایک اور موقع تصور کرتا ہوں اور یہ مفاہمت ہماری دوستی کی علامت ہے۔"

ساڈا اکبر نے کہا "صدر بش نے اس سال فروری میں مجھے جب خصوصی نمائندہ مقرر کیا تو مجھے ایک ذمہ داری یہ بھی سونپی گئی کہ میں دنیا بھر کے لوگوں بالخصوص مسلمانوں میں امریکہ کے بارے میں پائی جانے والی بعض غلط فہمیاں دور کروں۔ اس حیرت انگیز نمائش سے مجھے یہ فرض ادا کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔"

او آئی سی کے لئے امریکہ کے خصوصی ایلچی صدر جارج ڈبلیو بش کے ہمراہ۔

کے موضوع پر اسلام آباد میں نمائش

ڈیٹرائیٹ میں ایک صدی سے زائد عرصے سے مسلمان آباد ہیں۔شہر میں جگہ جگہ بڑی اور پرانی مسجدیں پائی جاتی ہیں۔نمائش میں عمارتوں کو ایسے عمل کے طور پر دکھایا کیا گیا ہے جس سے یہ مادی چیزیں وجود میں آئیں اور سماجی شناخت قائم ہوئی۔اس کے علاوہ نمائش میں شامل مساجد اور اسلامی اداروں کی تصاویر کے ذریعے ان کے نادر فن تعمیر کو اجاگر کیا گیا ہے۔

تصاویر میں مساجد کے سماجی ماحول کی بھی عکاسی کی گئی جہاں ماہ رمضان کے دوران روزہ افطار کرنے اور لوگوں کے اعتکاف میں بیٹھنے کے علاوہ شادی بیاہ کی تقریبات ہوتی ہیں اور عیدین کے موقع پر نماز عید کے اجتماعات ہوتے ہیں۔مساجد کا فن تعمیر ان کے بنانے والوں کی ثقافتی شناخت کو ظاہر کرتا ہے۔

" ڈیٹرائیٹ میں اسلام کا فروغ"ایک تحقیقی منصوبہ ہے جو گذشتہ صدی کے دوران ڈیٹریٹ میں مساجد اور اسلامی معاشرے کے فروغ کے بارے میں دستاویز پر مبنی ہے۔اس منصوبے کا آغاز مئی 2004 میں ہوا جس کے بعد تحقیقی ٹیم کے ارکان نے پچاس سے زائد مساجد اور اسلامی مراکز کا دورہ کیا ان کی تصاویر لیں اور اپنے میزبانوں کے علاوہ مساجد اور مراکز قائم کرنے والوں کے انٹرویو ریکارڈ کئے۔

نمائش دیکھنے والوں کو ڈیٹرائیٹ میں اسلام کی تاریخ،اس کے تنوع اور اثرات کے بارے میں جاننے کا موقع ملتا ہے۔نسلی امتیاز ،مواقع، جدو جہد اور کامیابیوں کے تجربات پر مبنی عمارتوں کے مختلف منصوبوں کی یہ نمائش،امریکی مسلمانوں کے بہتر مستقبل کیلئے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

اسلامی ملکوں کی تنظیم او آئی سی کے لئے امریکہ کے خصوصی ایلچی ساڈا کبیر اسلام آباد میں نیشنل آرٹ گیلری میں امریکی سفارتخانہ کے زیر اہتمام ڈیٹرائیٹ میں اسلام کے فروغ کے عنوان سے ہونے والی عکسی نمائش دیکھ رہے ہیں۔
تصویر میں نیشنل آرٹ گیلری کے وژیول آرٹس ڈویژن کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر سید جمال شاہ اور پاکستان نیشنل کونسل آف آرٹس کی قائم مقام ڈائریکٹر جنرل شہناز اسمعید بھی نمایاں ہیں۔

اصل امریکہ دیکھنا

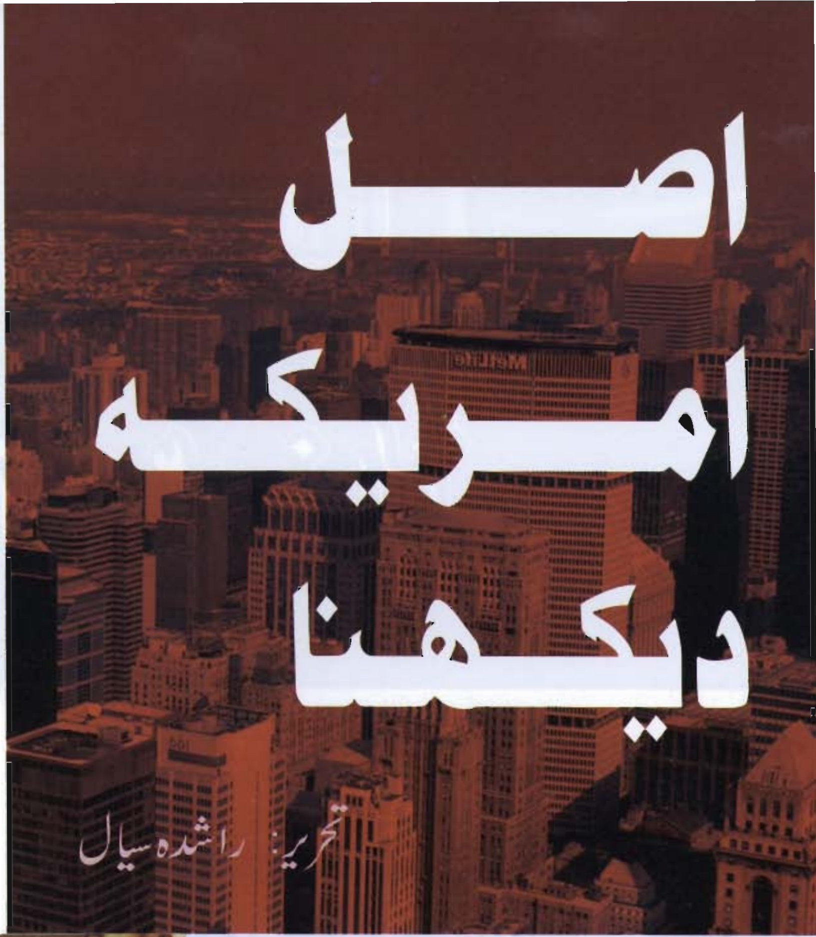

تحریر: راشدہ سیال

راشدہ سیال "اپنا ٹی وی" نیٹ ورک کے لئے کام کرتی ہیں۔ انہوں نے 7 جنوری سے 25 جنوری 2008ء تک امریکی انتخابات کے حوالے سے انٹرنیشنل وزیٹر لیڈرشپ پروگرام میں شرکت کی تھی۔ اس پروگرام کا مقصد پاکستان اور امریکہ کے مختلف پیشوں کے ماہرین اور اداروں کے درمیان تعلقات کو فروغ دینا ہے۔

راشدہ سیال امریکی ریاست آئیوا کی مقامی سینیٹ میں۔

میں امریکی محکمہ خارجہ کے بین الاقوامی وزیٹر لیڈرشپ پروگرام (IVLP) کے تحت 7 جنوری 2008 کو امریکہ گئی۔ تین ہفتے کا یہ پروگرام 25 جنوری تک جاری رہا۔ مجھے واشنگٹن ڈی سی کے علاوہ پانچ مختلف ریاستوں نیویارک، پنسلوینیا، ڈی موئن (Moines Des)، نیوادا اور رینو جانے کا اتفاق ہوا۔ میرے پروگرام کا موضوع تھا "امریکی انتخابات"۔ جونہی امریکہ جانے کا دن قریب آ رہا تھا مجھ میں جوش بڑھتا جا رہا تھا لیکن میں اندر سے خوفزدہ بھی تھی۔ میں نے یہ سن رکھا تھا کہ 9/11 کے واقعے کے بعد امریکی پاکستانیوں کو اچھا نہیں سمجھتے۔ درحقیقت، اگر ذرائع ابلاغ کی بعض اطلاعات پر یقین کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ میں پاکستانیوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ بہرحال میں خوش تھی کہ امریکہ جا رہی ہوں۔ آخرکار وہ دن آ گیا جب میں امریکہ جانے والی ایک پرواز میں سوار ہوئی۔ میں تقریباً دو دن کے سفر کے بعد واشنگٹن ڈی سی پہنچی۔ امریکی محکمہ خارجہ کے اہلکاروں نے ہوائی اڈے پر ہمارا پرتپاک استقبال کیا۔ پروگرام کے دوسرے شرکاء سے، جو قازخستان، سری لنکا اور افغانستان سے وہاں پہنچے تھے، ہمارا تعارف کرایا گیا۔

اگلا دن اتوار تھا۔ ہم صبح کے وقت ہوٹل کی لابی میں جمع ہوئے اور اپنے گروپ کے تمام ارکان سے ملاقات کی۔ محکمہ خارجہ نے امریکہ میں پہلے ہی دن ہمارے لئے شہر کی سیر کا انتظام کر رکھا تھا۔ ہمارے ٹریول گائیڈز نے بڑی سرگرمی کے ساتھ ہمیں شہر کے مختلف حصے دکھائے اور بہترین مقامات کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔ واشنگٹن کے مختلف حصے دیکھنے کے بعد میں نے یہ بات نوٹ کی کہ امریکیوں نے اپنے ہر صدر اور نمایاں ہیرو کے بارے میں یادگاریں قائم کر رکھی ہیں۔ انہوں نے "ویت نام وال" بھی تعمیر کی ہے تاکہ ویت نام جنگ کے بارے میں اپنی یادیں تازہ رکھ سکیں۔

ہمارا پروگرام باضابطہ طور پر پیر کو شروع ہوا، جس کے بعد ہم لیکچرز اور تفصیلی ملاقاتوں میں مصروف ہو گئے۔ امریکہ حقیقی معنوں میں دنیا کا ایک جمہوری ملک ہے۔ اس کی مقننہ امریکی کانگریس، انتہائی مضبوط اور بااختیار ادارہ ہے۔ کوئی بھی شخص، خواہ وہ امریکی صدر ہی کیوں نہ ہو، اپنے من مانے فیصلے دوسروں پر مسلط نہیں کر سکتا۔ پاکستان کے جمہوری اداروں کے مقابلے میں امریکی اداروں کی تاریخ خاصی طویل ہے۔ امریکہ میں دو جماعتی سیاسی نظام رائج ہے۔ کیونکہ یہ ایک بہت بڑا ملک ہے اور افراط زر کی شرح بھی زیادہ ہے اس لئے چھوٹی یا علاقائی سیاسی جماعتوں کیلئے فنڈ جمع کرنے کے مسئلے سے نمٹنا اور سیاسی بقا کیلئے ملک بھر میں بڑے پیمانے پر انتخابی مہم چلانا بہت مشکل کام ہے۔

ہمیں مختلف شہروں میں امریکی تھنک ٹینکس، دانشوروں، سرکاری عہدیداروں اور سیاستدانوں سے ملاقات کرنے کا موقع ملا۔ میں نے بعض صدارتی امیدواروں کی انتخابی مہم اور ملکی سیاسی نظام کا بغور جائزہ لیا۔ ہم ڈیموکریٹ اور ریپبلکن امیدواروں کی انتخابی مہم کے

راشدہ سیال اور نادیہ صبوحی رینو میں امریکی پرائمری انتخابات کی کوریج کر رہی ہیں۔

ہیڈکوارٹرز بھی دیکھنے گئے۔ میں نے ایک صدارتی امیدوار بارک اوبامہ کی ایک انتخابی ریلی کی کوریج بھی کی، جو حقیقت میں ایک تفریح تھی۔

امریکہ 52 ریاستوں پر مشتمل ایک بہت بڑا ملک ہے۔ ان تمام ریاستوں کو مکمل خود مختاری حاصل ہے۔ ہر ریاست کا اپنا تعلیمی اور عدالتی نظام ہے۔ واشنگٹن کے بعد ہماری دوسری منزل فلیڈیلفیا تھی۔ اگر واشنگٹن سیاسی اور انتہائی اہم شخصیات کا شہر ہے تو فلیڈیلفیا اس سے قطعی مختلف ہے۔ حقیقت میں آپ کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے اصل امریکہ دیکھنا اب شروع کیا ہے۔ نیو یارک بھی بحیثیت مجموعی ایک مختلف شہر ہے جہاں کئی بلند و بالا عمارتیں ہیں۔ یہ حقیقی معنوں میں ایک ایسا شہر ہے جہاں آپ کو تقریباً ہر رنگ و نسل کی عورتیں اور مرد ملیں گے۔

نیو یارک میں مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ ہر شخص جلدی میں ہے۔ غالباً یہی اسی شہر کی اصل روح ہے۔ نیو یارک میں ہمارے گروپ کیلئے ثقافتی ہفتے کا اہتمام کیا گیا جس کے دوران شہر کے ایک انتہائی خوبصورت تھیٹر میں ہمیں ناچ کے فن کا مظاہرہ دکھایا گیا۔ تھیٹر ہال میں بہت سے لوگوں کی موجودگی پر مجھے حیرت ہوئی۔ میں نے محسوس کیا کہ امریکی زندگی سے لطف اندوز ہونا جانتے ہیں اور یہ رجحان پاکستان میں نہیں پایا جاتا۔ مجھے ناچ پیش کرنے والے فنکاروں کے عمدہ مظاہرے اور دلکش لباس کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔

مصنفہ نیواڈا کے شہر رینو کے علاقہ اولڈ ورجینیا سٹی میں بیٹھی ہیں۔

ہماری اگلی منزل ڈی موئن تھی جو ریاست آئیووا کا دارالحکومت ہے۔ یہ بہت پرسکون شہر ہے۔ اس کی حیرت انگیز اور نمایاں بات اس کی "سکائی واکس" ہیں۔ یہ واکس موسمی اثرات سے محفوظ پیدل چلنے کے بند راستوں کا تین میل لمبا ایک نظام ہے جو شہر کے تجارتی علاقے کی تمام بڑی بڑی عمارتوں کا ملاتا ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ امریکی حکومت نے اپنے عوام کیلئے بہت کچھ کیا ہے اور غالباً یہی وجہ ہے کہ امریکہ ایک بڑی طاقت ہے۔

مجھے کئی امریکیوں سے بھی ملاقات کرنے کا موقع ملا جس سے مجھے معلوم ہوا کہ امریکی کھلے دل کے انتہائی روادار لوگ ہیں۔ عام تاثر کے برعکس یہ لوگ متعصب نہیں ہوتے۔ میں نے یہ بات بھی نوٹ کی کہ امریکہ ایک انتہائی متنوع معاشرہ ہے جہاں ہندو، مسلمان، سکھ اور دوسرے مذاہب کے ماننے والے ساتھ ساتھ رہتے ہیں اور کوئی بھی دوسرے کی موجودگی میں خود کو غیر محفوظ تصور نہیں کرتا۔ امریکہ میں زندگی بہت مصروف ہے اور روزمرہ معمولات کی وجہ سے لوگ اپنی اپنی سوچ میں گم رہتے ہیں۔ ان کے پاس اتنا وقت ہی نہیں ہوتا کہ دوسرے کے رنگ، نسل اور زبان کے بارے میں سوچیں۔

ہماری آخری منزل رینو تھا جسے دنیا کے چھوٹے شہروں میں سب سے بڑا شہر بھی کہا جاتا ہے۔ یہ شمالی نیواڈا کا سب سے بڑا شہر ہے اسے امریکہ میں مہم جوئی کا مقام بھی کہا جاتا ہے۔ یہ انتہائی خوبصورت شہر ہے جس میں کئی بڑے بڑے جوئے خانے۔ برف پوش پہاڑ اور کشادہ سڑکیں ہیں۔ بالآخر وہ لمحہ آ گیا جب ہم نے امریکہ سے روانہ ہونا تھا۔ گروپ کے تمام ارکان خوش ہونے کے ساتھ ساتھ افسردہ بھی تھے۔ خوشی اس بات کی کہ اپنے عزیزوں سے جا ملیں گے اور افسوس یہ کہ نئے دوستوں سے بچھڑنا پڑے گا۔ اگرچہ امریکہ سے آئے ہوئے مجھے کئی ماہ ہو چکے ہیں لیکن جب بھی میں امریکہ کے اپنے دورے کے بارے میں سوچتی ہوں تو عجیب سا احساس ہونے لگتا ہے۔

اس دورے سے مجھے پروگرام میں شامل اپنے ساتھیوں کے ملکوں کے بارے میں نئی باتیں جاننے کا نادر موقع ملا۔ میرے افغان ساتھی نے مجھے اپنے ملک کی تہذیب و ثقافت، خوراک، کرنسی اور طرز زندگی کے بارے میں بتایا۔ سری لنکا کے ساتھی نے مجھے اپنے مقامی کھانوں اور نسلی ثقافت سے آگاہ کیا۔ امریکہ میں قیام کے دوران مجھے امریکی سٹیکس (steaks) سوپس، تازہ پھلوں کے رس، سبزیوں کے آملیٹس اور بلاشبہ امریکی کافی کے ذائقے بہت پسند آئے جو یہاں پاکستان میں بہت یاد آتے ہیں۔

راشدہ سیال امریکی محکمہ خارجہ کے پروگرام آفیسر سے سرٹیفیکیٹ حاصل کر رہی ہیں۔

صحافی بہترین پیشہ ورانہ معیار اور ایمانداری سے کام کریں: امریکی سفارتکار

امریکی سفارتخانہ کی پریس اتاشی ڈاکٹر ایلز بتھ اوکولٹن آزادی صحافت کے عالمی دن کے موقع پر نیشنل لائبریری آف پاکستان کے لنکن ریڈنگ لاؤنج میں ایک تقریب سے خطاب کر رہی ہیں۔

تقریب میں شریک خواتین وحضرات

اسلام آباد میں امریکی سفارتخانہ کی پریس اتاشی ایلز بتھ اوکولٹن نے آزادی صحافت کے عالمی دن کی مناسبت سے 3 ِ مئی کو نیشنل لائبریری آف پاکستان کے لنکن ریڈنگ لاؤنج میں منعقد ہونے والی ایک تقریب میں شریک صحافیوں پر زور دیا ہے کہ وہ میڈیا کی آزادی کو بہترین پیشہ ورانہ معیار اور ایمانداری کے ساتھ بروئے کار لائیں۔

پریس اتاشی کولٹن نے کہا کہ صحافیوں کو چاہیئے کہ جو کچھ بھی مفاد عامہ میں ہو وہ انتہائی درستگی اور انصاف کے ساتھ پیش کریں۔ امریکہ صحافت کی آزادی کو جمہوری نظام حکومت کا ایک کلیدی عنصر تصور کرتا ہے۔

ایلز بتھ کولٹن نے کہا کہ پریس عام طور پر اُن عناصر کی جوابی کارروائیوں کا نشانہ بنتا ہے جو آزادی اظہار رائے اور جمہوری عمل کی شفافیت سے ڈرتے ہیں۔

امریکی سفارت کار نے کہا کہ پریس فعال بحث ومباحثہ کو فروغ دیتا ہے، تحقیقاتی رپورٹنگ کے ذریعے اطلاعات فراہم کرتا ہے اور مختلف نقطہ ہائے نظر بالخصوص معاشرہ کے کم تر طبقات کی آراء کو پیش کرنے کے لئے ایک فورم مہیا کرتا ہے۔

پاکستان میں ہنگامی حالت کے نفاذ کے دوران حکومتِ امریکہ کی جانب سے میڈیا کی آزادی کی حمایت کا تذکرہ کرتے ہوئے ایلز بتھ کولٹن نے کہا کہ میڈیا کو واقعات کی رپورٹنگ اور اپنی آراء میں عوام کو شریک کرنے کے لئے لازماً آزاد ہونا چاہیئے۔

سفیر پیٹرسن نے کراچی میں امریکی قونصل خانہ کی نئی عمارت کی تعمیر کا افتتاح کیا

پاکستان میں متعین امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے 8 مئی 2008ء کو کراچی میں امریکی قونصل خانہ کی نئی عمارت کی تعمیر کے کام کا افتتاح کرتے ہوئے اسے "شہر میں امریکہ کی دیرینہ سفارتی موجودگی کا سنگ میل" قرار دیا۔

سفیر پیٹرسن نے کہا کہ اس نئی عمارت کی تعمیر کا افتتاح امریکہ اور پاکستان کے درمیان 60 سال سے زیادہ قدیم مضبوط تعلقات کی عکاس ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نئے قونصل خانہ میں 175 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کر رہے ہیں جس سے پاکستان کی معیشت کو تقویت ملے گی اور کراچی کے لوگوں کو روزگار میسر آئے گا۔

انہوں نے کہا کہ ساڑھے 20 ایکڑ پر مشتمل امریکی قونصل خانہ کی نئی عمارت پروگرام کے مطابق جون 2010ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچے گی۔ کراچی میں واقع امریکہ قونصل خانہ پاکستانیوں اور امریکیوں کو خدمات فراہم کرتا ہے خواہ وہ سندھ یا بلوچستان میں کہیں بھی رہتے ہوں۔

امریکی سفیر نے کہا کہ امریکی اور پاکستانی کمپنیاں یہاں پر منافع بخش کاروبار کے فروغ اور اقتصادی مواقع میں اضافہ کے لئے مل جل کر کام کرتی رہیں گی۔ انہوں نے کہا کہ مقامی ماتحت ٹھیکیدار 12 ملین ڈالر مالیت کا کام مکمل کریں گے، جبکہ منصوبہ میں 14 ملین ڈالر کا ساز و سامان اور خدمات مقامی طور پر حاصل کی جائیں گی۔

امریکی سفیر پیٹرسن نے کہا کہ کراچی دنیا کے بڑے شہروں میں سے ایک شہر ہے اور "عالمی معیشت میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

تقریب میں شریک خواتین وحضرات

(Photo APP)

Ambassador Patterson Breaks Ground on New U.S. Consulate Building in Karachi

The U.S. Ambassador to Pakistan, Anne W. Patterson today inaugurated the construction of a new United States Consulate General building in Karachi on May 8 and termed it a "milestone in the long U.S. diplomatic presence" in the city.

"Our ground-breaking for this new facility is a symbol of the strong relationship the United States and Pakistan have enjoyed for more than 60 years," Ambassador Patterson declared during the ceremony. "We are investing more than 175 million dollars in the new Consulate General, which will contribute to Pakistan's economy and provide employment for the people of Karachi."

The new 20.5-acre complex of the United States Consulate General is scheduled for completion in June 2010. The American Consulate in Karachi serves Pakistanis and Americans alike, whether they live in Sindh or Balochistan.

"American and Pakistani companies continue to work together to build profitable businesses here and expand economic opportunities," the American Ambassador noted.

"Local subcontractors will carry out 12 million dollars in work, and the project will involve 14 million dollars in materials and services from local providers."

Ambassador Patterson said that Karachi is one of the world's largest metropolitan areas and "an important contributor to the global economy."